REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹۴ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ آنے پیسے

۳۰ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۶ ہجرت ۱۳۴۱ ہش | ۶ مئی ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۰۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۵ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ کل حضور سیر کیلئے بھی تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام

ربوہ میں خدام الاحمدیہ کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا افتتاح

"خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ نیکی اور تقوےٰ اور عملی قوت کو ترقی دیں"

کلاس میں شرکت کرنیوالے خدام کے نام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

ربوہ ۵ مئی۔ کل یہاں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام خدام کی سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔ محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پانچ بجے سہ پہر "مسجد محمود" میں اجتماعی دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا وہ بصیرت افروز پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ جو آپ نے محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ کی درخواست پر کلاس میں شرکت کرنے والے خدام کے نام از راہِ شفقت ارسال فرمایا تھا۔ اس پیغام میں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے خدام کو توجہ دلائی ہے کہ وہ نیکی اور تقوےٰ اور عملی قوت کو ترقی دیں۔

اس کلاس میں جو پندرہ روز جاری رہیگی مغربی پاکستان کی مختلف مجالس کے ۸۳ خدام شرکت کر رہے ہیں۔ کلاس میں خدام کو قرآن کریم، حدیث، ضروری مسائل، کلام عیسائیت، قواعد عربی اور طبی امداد کے ابتدائی اصولوں کی تعلیم دی جائے گی۔ تعلیم و تربیت کا پروگرام روزانہ علی الصبح پونے چار بجے نماز تہجد کی ادائیگی سے شروع ہو کر ساڑھے نو بجے رات تک جاری رہے گا۔

افتتاحی اجلاس کی کارگزاری

کلاس کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی نماز عصر کے بعد محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں کلاس میں شریک جملہ خدام نے باری باری کھڑے ہو کر اپنا تعارف کرایا۔ ازاں بعد محترم سید داؤد احمد صاحب نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے پہلے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

"پیغام تو بہت ہو چکے ہیں۔ اب تو عمل کا سوال ہے اس لئے میرا پیغام یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ نیکی اور تقوےٰ اور عملی قوت کو ترقی دیں۔ دنیا کا وسیع میدان حق و صداقت کی پیاس میں تڑپ رہا ہے بلکہ خود احمدیت کے نوجوان تربیت کے پیاسے ہیں ان کے اندر سچائی اور روحانیت کی رُوح پیدا کریں اور یہ جذبہ پیدا کریں کہ گویا اسلام اور احمدیت کا سارا بوجھ ان کے کندھوں پر ہے۔ منزل بہت دُور کی ہے۔ اور ہم بالکل شکستہ پر ہیں۔ خدا کی نصرت کے سوا کوئی امید کی جھلک نہیں سوائے اس کے کہ ہمارے نوجوان اپنے اندر وہ آگ پیدا کریں۔ جو خدائی نصرت کو کھینچتی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔" والسلام

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۱/۵/۶۲

محترم صدر صاحب کا افتتاحی خطاب

بعد ازاں محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ نے خدام الاحمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آج سے تربیتی کلاس شروع ہو رہی ہے۔ اس کلاس کا مقصد اُن صحیح خطوط کی نشان دہی کرنا ہے جن کی مدد سے آپ دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم و تربیت سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں آپ کو پندرہ روز تک قرآن مجید، احادیث نبوی، کتب حضرت مسیح موعود اور ضروری مسائل کی تعلیم دی جائیگی۔ ظاہر ہے پندرہ دن کے اندر آپ نہ پورے قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ سکتے ہیں۔ اور نہ احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آپ کو عبور حاصل ہو سکتا ہے اس عرصہ میں تو ان سب علوم کے چند منتخب حصے ہی آپ کے ذہن نشین کرائے جا سکتے ہیں تاہم اس عرصہ میں اتنا ضرور ہو گا کہ آپ پر واضح ہو جائیگا کہ دینی تعلیم و تربیت کا فریضہ کن خطوط پر ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ لوگ اپنی مجلسوں میں واپس جا کر بھی انہی خطوط پر اپنی تعلیم و تربیت کے سلسلہ کو جاری رکھیں۔ اور اس طرح دینی علوم میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ کلاس میں پوری توجہ انہماک اور شغف کے ساتھ دینی علم حاصل کریں۔ اور اپنے وقت کو قطعاً ضائع نہ ہونے دیں۔ اگر آپ یہ سمجھ

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری

ربوہ سے روانہ ہو گئے

ربوہ ۵ مئی۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۳ مئی ۱۹۶۲ء کو چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو گئے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ ادا کرنے کے لئے چوتھی بار ممالک غیر تشریف لے جا رہے ہیں۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو نہایت پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔ احباب نے آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور آپ سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر بھی آپ کو رخصت کرنے کے لئے اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل آپ نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس سفر و حضر میں مولوی صاحب موصوف کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۶ مئی ۱۹۶۲ء

غیر اسلامی حکومت میں مسلمانوں کی پالیسی

دین اسلام کو اللہ تعالےٰ نے ساری دنیا کے لئے بھیجا ہے اس لئے یہ آج کل زبان میں ایک بین الاقوامی دین ہے آج بھی چونکہ اقوام مختلف حصوں میں بٹی ہوئی ہیں اور اگرچہ نیشلزم اس زمانہ کی خصوصیت ہے لیکن اس کے باوجود رسل ورسائل کے ذرائع نہایت وسیع اور مربوط ہو چکے ہیں اور تجارتی کاروبار نے تمام دنیا کو باہم ایک بہت بڑا شہر بنا دیا ہے جس کے مختلف محلے ہوں جو اپنی ذات میں مکمل اور خود مختار ہونے کے باوجود مجبور ہیں کہ تمام دوسرے محلوں سے خوشگوار تعلقات قائم رکھے جائیں

ایسی حالت میں جو بھی مسلمانوں کی جماعت تبلیغی کام کرنا چاہے گی اس کے لئے لازم ہے کہ بطور ایک جماعت کے وہ کسی ملک کی سیاست میں حصہ نہ لے بلکہ اپنا کام سیاست سے الگ رہ کر سرانجام دے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع ہی میں اس امر کی جماعت کو تلقین فرمائی ہے اور آج تک جماعت احمدیہ اسی پالیسی پر کاربند ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اس وجہ سے بھی اس نے دوسرے ممالک میں اپنے اسلامی مشن قائم کر لئے ہیں اسی پالیسی کی وجہ سے آپ نے برصغیر ہند میں حکومت سے تعاون کیا اور اسی پالیسی کی وجہ سے آج جماعت احمدیہ تمام دنیا کے ممالک میں ملکی سیاست سے الگ رہ کر تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی تقریر "احمدیت کا پیغام" میں فرماتے ہیں:۔

"جب خلافت ترکیہ کو ترکوں نے ختم کر دیا تو مصر کے بعض علماء نے (بعض راز داروں کے قول کے مطابق شاہ مصر کے اشارہ سے) ایک تحریک خلافت شروع کی اور اس تحریک سے ان کا منشا یہ تھا کہ شاہ مصر کو خلیفۃ المسلمین تصور کر لیا جائے اور اس طرح مصر کو دوسرے اسلامی ممالک پر فوقیت حاصل ہو جائے سعودی عرب نے اس کی مخالفت شروع کی اور یہ پراپیگنڈہ شروع کر دیا کہ یہ تحریک انگریزوں کی اٹھائی ہوئی ہے اگر کوئی شخص خلافت کا مستحق ہے تو وہ سعودی عرب کا بادشاہ ہے جہاں تک خلافت کا تعلق ہے وہ یقیناً ایک الہٰی رشتہ ہے جس سے سب مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں لیکن جب یہ خلافت کا لفظ کسی خاص بادشاہ کے ساتھ مخصوص ہونے لگا تو دوسرے بادشاہوں نے فوراً تاڑ لیا کہ ہماری حکومت میں رخنہ ڈالا جاتا ہے اور وہ مفید تحریک بیکار ہو کر رہ گئی لیکن اگر یہی تحریک عوام میں پیدا ہو اور مذہبی روح اس کے پیچھے کام کر رہی ہو تو سیاسی رقابت اس کے رستہ میں حائل نہیں ہوگی صرف جماعتی رقابت اس کے رستہ میں روک بنے گی سیاسی رقابت کی وجہ سے ایسی تحریک اسی ملک میں محدود ہو کر رہ جائے گی جس کی حکومت اس کی تائید میں ہوگی لیکن جماعتی مخالفت کی صورت میں وہ کسی ملک میں محدود نہیں رہے گی ہر ملک میں جائے گی اور پھیلے گی اور اپنی جڑیں بناتے گی بلکہ ایسے ملکوں میں بھی جا کر کامیاب ہوگی جہاں اسلامی حکومت نہیں ہوگی کیونکہ سیاسی ٹکراؤ نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی زمانہ میں حکومتیں اس کی مخالفت نہیں کریں گی چنانچہ احمدیت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے احمدیت کا منشا محض مسلمانوں کے اندر اتحاد پیدا کرنا تھا وہ بادشاہت کی طالب نہیں تھی۔ وہ حکومت کی طالب نہیں تھی انگریزوں نے اپنے ملک میں بعض دفعہ احمدیت کو تکلیفیں بھی پہنچائی ہیں لیکن اس کے خالص مذہبی ہونے کی وجہ سے اس سے کھلے بندوں ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ افغانستان میں ملانوں سے ڈر کر بعض دفعہ بادشاہوں نے سختیاں کیں لیکن پرائیویٹ ملاقاتوں میں اپنی معذوریاں بھی ظاہر کرتے رہے اور اظہار ندامت بھی کرتے رہے اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک میں عوام الناس نے مخالفت کی علماء نے مخالفت کی اور ان سے ڈر کر حکومت نے بھی بعض دفعہ روکیں ڈالیں لیکن کسی حکومت نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ تحریک ہماری حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے قائم ہوئی ہے اور یہ انکا خیال بالکل درست تھا احمدیت کو سیاست سے کوئی غرض نہیں احمدیت صرف اس غرض کے لیے کھڑی ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی دینی حالت کو درست کرے اور انھیں ایک رشتہ میں پرو دے تاکہ وہ مل کر اسلام کے دشمنوں کا اخلاقی و روحانی ہتھیاروں سے مقابلہ کر سکیں اسی بات کو سمجھتے ہوئے امریکہ میں احمدی مبلغ گئے۔ جس حد تک وہ ایشیائیوں کی مخالفت کرتے ہیں انہوں نے احمدی مبلغوں کی مخالفت کی لیکن جہاں تک مذہبی تحریک کا سوال تھا اس کے مدنظر انھوں نے مخالفت نہیں کی ڈچ حکومت نے انڈونیشیا میں بھی اسی طریق سے کام لیا جب انھوں نے دیکھا کہ سیاست میں یہ ہمارے ساتھ نہیں ٹکراتے تو گو انھوں نے مخفی نگرانیاں بھی کیں بے اعتنائیاں بھی کیں مگر کھلے بندوں احمدیت سے ٹکرانے کی ضرورت نہیں سمجھی اور اس رویّہ میں وہ بالکل حق بجانب تھے بہرحال ہم ان کے مذہب کے خلاف تبلیغ کرتے تھے اس لئے ہم ان سے کسی ہمدردی کے امیدوار نہیں تھے مگر ہم ان کی سیاست سے بھی براہ راست نہیں ٹکراتے تھے اس لئے ان کا بھی یہ کوئی حق نہیں تھا کہ ہم سے براہ راست ٹکراتے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب جماعت احمدیہ قریباً ہر ملک میں قائم ہے۔ ہندوستان میں بھی افغانستان میں بھی۔ ایران میں بھی۔ عراق میں بھی۔ شام میں بھی۔ فلسطین میں بھی۔ مصر میں بھی۔ اٹلی میں بھی سوئٹزرلینڈ میں بھی۔ جرمنی میں بھی۔ انگلینڈ میں بھی یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ میں بھی۔ انڈونیشیا ملایا الیسٹ اور ویسٹ افریکہ۔ ایبے سینیا۔ ارجنٹائنا غرض ہر ملک میں تھوڑی یا بہت جماعت موجود ہے اور ان ممالک کے اصلی شہریوں میں سے جماعت موجود ہے یہ نہیں کہ وہاں کے بعض ہندوستانی احمدی ہو گئے ہوں اور وہ ایسے مخلص لوگ ہیں کہ اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے قربان کر رہے ہیں"۔ (احمدیت کا پیغام صفحہ ۲۴، ۲۵، ۲۶)

ظاہر ہے کہ ایک دینی جماعت سیاسیات میں پڑ جائے تو وہ دینی کام نہیں کر سکیگی بلکہ سیاست کے الجھیڑوں میں پڑی رہے گی جیسا کہ اس برصغیر میں بہت سی دینی جماعتوں کا ایسا ہی حشر ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے دین اسلام عالمگیر ہونے کی وجہ سے ہر ملک میں امن سے پھیلنا چاہتا ہے افسوس ہے کہ بعض اہل علم حضرات نے جماعت احمدیہ کی اس پالیسی کو مداہنت سمجھا اور انگریزی حکومت کے ساتھ اس نے جو تعاون کا رویہ اختیار کیا اس کی بنا پر بھی کیمائی پال کے اہل علم حضرات نے بڑے بڑے اعتراضات کئے ان معترضین میں ایک اسلامی کہلانے والی جماعت ہے جو بوجہ سیاسی ہونے کے آج پاکستان میں غیر قانونی قرار دی جا چکی ہے اور آج بھی اس کے کارکن اور سربراہ چور دروازہ سے سیاسیات میں گھسنے کی کوشش کر رہے ہیں پاکستان تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اکیلا ایسا ملک ہے جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے انگریزی حکومت کے عہد میں یہ سوال بڑے زور سے پیدا ہوا تھا اکثر علماء اسلام کا یہی فیصلہ تھا کہ حکومت سے تعاون ہی بہتر ہے جماعت احمدیہ کی تو یہ پالیسی ہی ہے باوجود اس کے بعض مسلمان اہل علم حضرات جماعت احمدیہ اور اس کے امام پر اعتراض کرتے رہے چنانچہ آجکل بھی اعتراض کر دیتے ہیں اب یہ سوال بھارت کے مسلمانوں کے سامنے بڑے زور سے پیش ہوا ہے۔ چنانچہ بھارت کی جماعت اسلامی نے ایک سوالنامہ جاری کیا تھا اس سوالنامہ کو اور اس کے ایک جواب کو ہم الفضل ۴ اپریل ۱۹۶۲ء صفحہ ۲ پر درج کر چکے ہیں۔ ذیل میں ہم انہیں سوالات کا جواب مولانا محمد تقی امینی صدر مدرسہ معینیہ اجمیر کا جواب صدق جدید سے نقل کرتے ہیں ان جوابات سے واضح ہو جائے گا کہ جماعت احمدیہ نے جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے کہ دینی جماعت کو ملکی سیاست میں بطور جماعت کے حصہ نہیں لینا چاہیئے بہترین پالیسی ہے مولانا محمد تقی امینی کا جواب ملاحظہ ہو۔

جماعت اسلامی کے سوالنامہ کا جواب

از مولانا محمد تقی امینی صدر مدرسہ معینیہ اجمیر

جوابات کے لئے بنیادی حیثیت سے چند باتوں میں غور کر لینا ضروری ہے

(۱) عمومی حیثیت سے یہ لامذہبی دور ہے اونچی سطح پر جو مذہب کی نمود نظر آتی ہے وہ بڑی حد تک سیاسی مذہب کی ہے نہ کہ حقیقی مذہب کی

(۲) مسلم معاشرہ مایوسی و بے بسی نیز کاسہ لیسی کی تمام ان سنتوں کو تازہ کرنے پر آمادہ ہے جو زوال زدہ قوموں کی طرہ امتیاز رہی ہیں

(۳) نہ کوئی تحریک ٹھوس قیادت ایسی ہے جس کا اثر و نفوذ تمام حلقوں میں مسلم ہو اور نہ ہی انبیاء جیسی کوئی شخصیت و روحانی طاقت موجود ہے جو قلیل عرصہ میں اقامت دین کی جدوجہد کو کامیاب بنا سکے ان حالات میں حقیقی مذہب تک پہنچنے کے لئے تدریج مختلف مراحل سے گزرنا لازمی ہو نہ یک بیک کوئی جدوجہد بروئے کار آسکتی ہے اور نہ ایک ہی جست میں آخری منزل کی نشاندھی ہو سکتی ہے بلکہ قانون فطرت کے مطابق عبوری دور اور اس کی پرپیچ وادیوں سے گزرے بغیر چارہ نہیں ہے

(۴) اسباب وعلل کی دنیا میں مقصد تک پہنچنے کے لئے ناگزیر طور پر بعض ان چیزوں کو اختیار کرنا پڑتا ہے جن کی آگے چل کر ضرورت نہیں ہوتی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ میں بظاہر قومی و ملی حمیت و غیرت کے خلاف نیز جلیل القدر اصحاب کے اختلاف کے باوجود معاہدہ کی بعض ایسی دفعات کو منظور فرما لیا تھا جو عام حالات میں ناقابل برداشت تھیں۔

فقہاء کے درج ذیل اصول سے بڑی حد تک رہنمائی ملتی ہے۔

یغتفر فی الدوام مالا یغتفر فی الابتداء یغتفر فی الابتداء مالا یغتفر فی البقاء (دائمی طور پر بعض ان احکام کی ضرورت ہوتی ہے جن کی ابتداء میں نہیں ہوتی ہے اس طرح ابتداء میں بعض احکام کی ضرورت ہوتی ہے جن کی بقاء میں ضرورت نہیں ہوتی ہے

۵۔ ہندوستان کے موجودہ حالات غایت درجہ پرپیچ ہیں کسی ایک حالت کو سکون و قرار ہے اور نہ کسی ایک پالیسی کو استقرار و بقا کی پوزیشن حاصل ہے ایسی صورت میں اقامت دین کی جدوجہد کو ایک طریق میں مرکوز کر دینا یا الگ تھلگ کی پالیسی پر جمے رہنا کسی طرح مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے ان باتوں میں غور و فکر کے بعد اب اصل جوابات ملاحظہ فرمائیں

(۱) ہندوستان میں ایک حد تک "سیکولر" حکومت قائم ہے یہ ملک چونکہ مختلف قوموں اور

سرزمین مشرقی افریقہ میں آفتاب اسلام کی ضیاباریاں

اکابرین ملک، لیڈران قوم کو دعوت اسلام - وسیع پیمانہ پر اشاعت

دو درجن افراد کا قبول اسلام

سہ ماہی رپورٹ احمدیہ مسلم مشن کینیا بابت ماہ نومبر ۱۹۶۱ء و جنوری ۱۹۶۲ء

از مکرم مولوی نور الحق صاحب انور بتوسط وکالت تبشیر

ایڈیٹر راک اپنے جنوری کے ایشو میں لکھتا ہے
"ہم اسبات کا افسوس سے اعتراف کرتے ہیں کہ عیسائیوں نے عموماً جاہلانہ متعصبانہ اور تنگ دلانہ وغیر شریفانہ حملے اسلامی عقاید پر کئے ہیں جس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں"

خدا کرے کہ یہ اعتراف دلی اعتراف ہو اور عیسائی لوگ جو اپنے آپ کو خدا کے ایک حلیم و بردبار مجسمۂ تواضع و انکسار نبی سیدنا عیسے علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اسلام کے خلاف اپنے اسپ زبان کو لگام دے رکھیں یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ جہاں اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کا نہ صرف بنی اسرائیل کے اس آخری نبی بلکہ تمام انبیاء پر یکساں دائمی احسان ہے کہ ان کے خوبصورت چہرہ سے تمام قسم کے الزامات کو دور کر کے ان کی صداقت کو بادل کے ٹکڑہ کے نیچے سے نکال لیا ہے وہاں بدقسمتی سے ان انبیاء کے پیرو خصوصاً حامیان تثلیث اسلام و مقدس بانی اسلام کے خلاف حملوں سے باز نہیں آتے احسان ناشناسی و فراموشی کی یہ ایک بدترین مثال ہے

کرسچن کونسل آف کینیا نے (جن کی سرپرستی و نگرانی میں "راک" شائع ہوتا ہے) محترم شیخ مبارک احمد صاحب کو دعوت بھی دی کہ شیخ صاحب ان کی کسی مجلس میں شامل ہو کر اسلام پر تقریر کریں بہت خوب تو ایڈیٹر راک نے متعدد بار اس دعوت کو دہرایا چنانچہ ماہ جنوری کے ابتداء میں محترم شیخ صاحب بعض احباب جماعت کے ساتھ ان کے ایک اجتماع میں گئے زیادہ تر افریقن عیسائی تھے دو ایک یورپین بھی شیخ صاحب نے ایک گھنٹہ تک سواحیلی زبان میں اسلام کے متعلق تقریر کی سامعین نے اختتام تقریر پر بہت سے سوالات کئے جن کے جوابات کو حاضرین نے گوش توجہ و ہوش سنا بعض سوالات یہ تھے :-

۱- کیا نبی اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) کا ذکر بائیبل میں ہے؟ ۲- اسلام اور عورتوں کے حقوق مساوات - ۳- کیا اسلام تعلیمی ترقی کا حامی ہے؟ اگر ہے تو مسلمان کیوں تعلیم میں اس قدر پیچھے ہیں - ۴- کیا اسلام یہ تلقین کرتا ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے علاقہ کو چھوڑ کر شہروں میں آجاؤ - ۵- کیا اسلام اس بات کا حکم دیتا ہے کہ ہر وقت چھری اپنے پاس رکھو
۶- کیا عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت ہے
۷- گناہ کی حقیقت کیا ہے

یہ اور اس قسم کے دوسرے سوالات کا مدلل جواب سنکر حاضرین بالخصوص افریقن بہت محظوظ ہوئے۔

مسلم یونین کے اجلاس میں شرکت

ایام زیر رپورٹ میں کینیا افریقن مسلم پولیٹیکل یونین کینیا نے ایک پارٹی افریقن لوکیشن کے سرکاری ہال میں دی گئی اس میں عہدیداران سوسائٹی نے بعض احباب جماعت کو بلایا ہوا تھا محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے بعض احباب جماعت کی معیت میں شمولیت فرمائی - مسلم ایجوکیشن کے سوال پر افریقن مسلم لیڈروں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بتایا کہ قریباً ایک سو سے زائد افریقن مسلم طلباء کے لئے انھوں نے سعودی عرب ٹیونس اور مصر میں تعلیم اور تعلیمی وظائف کا بندوبست کیا ہے باقی اخراجات تو وہاں کی حکومتیں مہیا کریں گی لیکن اخراجات سفر کے لئے مقامی طور پر بندوبست کرنا ہوگا

اس موقعہ پر بڑی موثر اور پرجوش تقریریں کی گئیں افریقن و عرب مسلم ممبران لیجسلیٹو کونسل آف کینیا بھی موجود تھے ان میں سے دو نے محترم شیخ صاحب کو کہا کہ آپ اس سلسلہ میں ہماری مدد کریں چنانچہ شیخ صاحب نے سب سے پہلے جماعت کی طرف سے اس فنڈ میں رقم پیش کی اور پھر حاضرین سے اس میں حصہ لینے کی اپیل کی

آج کل افریقن مسلمانوں میں بیداری کے آثار نظر آتے ہیں اور وہ اس خطرہ سے آگاہ ہو رہے ہیں کہ تعلیمی پستی میں وہ عیسائی افریقنوں کے غلام بنکر نہ رہ جائیں خدا کرے کہ مسلمان اپنی حالت کو سدھاریں اور تعلیمی تربیتی اور تنظیمی اصلاح کریں تاکہ آزادی و ترقی کی دوڑ میں دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائیں اللہ تعالیٰ اسلام کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

انفرادی تبلیغ

(۱) نیروبی سے ایک سو میل کے فاصلہ پر فورٹ ہال کا علاقہ ہے جو خالصۃً کوکویو قبیلہ کا ہے۔ وہاں کے ایک مسلم عرصہ سے سواحیلی زبان کا لٹریچر پڑھ رہے تھے - اور اس کی اشاعت میں بھی حصہ لیتے تھے - اب کی بار آئے تو کہنے لگے کہ گو میں اپنے طور پر اسلام کی تبلیغ کرتا رہتا ہوں اور اشاعت لٹریچر میں بھی حصہ لیتا ہوں - لیکن اب میں چاہتا ہوں کہ باقاعدہ تنظیم میں داخل ہو کر کام کروں - یہ صاحب پہلے رومن کیتھولک تھے سمجھدار معلوم ہوتے ہیں - اللہ تعالیٰ انہیں استقلال عطا فرمائے

(۲) نیروبی سے ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر کوہ کینیا کے دامن میں ایک مشہور مقام نیوکی ہے محترم شیخ صاحب نے ایام زیر رپورٹ میں اس جگہ کا دورہ بھی کیا وہاں مسلم سکول نیوکی کے ایک معلم کچھ عرصہ سے زیر تبلیغ تھے - وہ ہمارے لٹریچر کا بھی مطالعہ کر چکے ہیں - محترم شیخ صاحب نے ان سے مفصل تبلیغی گفتگو کی اور تنظیم میں شمولیت کے فائدہ سے انہیں آگاہ کیا - انہوں نے ہمارے سواحیلی رسالہ میں افریقن شیوخ کے نام ایک خط بھی شائع کروا دیا - جس میں لکھا کہ آپ لوگوں کے ذمہ ایک بڑا فرض تھا - جو افسوس کہ آپ لوگ ادا کرنے سے قاصر رہے - اب آپ لوگ احمدیوں کو کام کرنے دیں تاکہ دین کا بھلا ہو اور اسلام کی ترقی و اشاعت کے سامان پیدا ہوں انہوں نے تقسیم کے لئے بہت سا لٹریچر لیا اور مزید غور کرنے کا وعدہ کیا

(۳) فورٹ ہال کے افریقن حلقہ میں محترم شیخ صاحب سے ایک اور ذمہ دار کیکویو کی ملاقات ہوئی - شیخ صاحب نے ایک گھنٹہ کے قریب اسے احمدیت کی تبلیغ کی -

(۴) ایک احمدی افریقن کی عیسائی بیوی عرصہ سے زیر تبلیغ ہے - سواحیلی ترجمۃ القرآن اس کے زیر مطالعہ ہے - تعلیم یافتہ ہے اور پیشہ کے لحاظ سے نرس اور مڈوائف ہے ماہ جنوری میں اسے مزید تبلیغ کی گئی - آخر بحمد للہ کہ اس نے اسلام قبول کر لیا -

(۵) اسی دوست کے گھر ایک اور افریقن مسلمہ کو تبلیغ کی گئی اور اسلام کے متعلق اس کے بعض شکوک رفع کئے گئے مثلاً اس نے پوچھا کہ عورتوں کو مسجد میں کیوں جانے کی اجازت نہیں - پھر اسلام تلوار کے زور سے پھیلا - وغیرہ - جب اسے یہ بتایا گیا کہ آپ مسجد میں کسی وقت آکر خود دیکھ لیں کہ مسلمان عورتیں مسجد میں آتی ہیں اور باجماعت پردہ نماز درس اور دوسری دینی تقریبات میں شامل ہوتی ہیں - رہا اسلام کا تلوار کے زور سے پھیلنا - اس وقت جس دوست کے گھر آپ مہمان ہیں یہ پہلے عیسائی تھا اس سے پوچھیں کہ کونسی تلوار اس کے سر پر لٹک رہی تھی کہ جس کے خوف سے وہ مسلمان ہوا - ایک اور

افراد جماعت کی زندگی اور ترقی کا مدار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۷ء کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"جماعتی معاملات میں افراد کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتے بلکہ کبھی زندہ بھی نہیں رہ سکتے جب تک ان کا جڑ سے تعلق نہ ہو - اور اس زمانہ میں یہ تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ اخبارات ہیں - انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو - اگر اسے سلسلہ کے اخبارات پہونچتے رہیں تو وہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے پاس بیٹھا ہے"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کوئی جماعت بلکہ کوئی گھر ایسا نہیں ہونا چاہئے جہاں کہ الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر نہ پہنچتا ہو - اس طرف توجہ دیجئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

احمدی معلم وہاں موجود تھے اس کے متعلق بھی اس خاتون سے پوچھا گیا کہ ان سے دریافت کرو کہ ان کو کونسی تلوار نے گھائل کیا اس پر وہ کہنے لگی دراصل پادری ہمیں غلط باتیں بتاتے رہتے ہیں۔

مسلمانوں کا اعترافِ حقیقت

۱۔ مسٹر Warraw ہمارے ایک افریقن کیکویو احمدی ہیں۔ گزشتہ دنوں اپنے کام کے سلسلہ میں سفر پر گئے اور علاقہ [illegible] کے ایک سنی مسلمان ہیڈ مین کو ملے باتوں باتوں میں اس ہیڈ مین نے کہا کہ لوگ احمدیوں کو برا کہتے ہیں اور ہم لوگ بھی دوسروں کی دیکھا دیکھی ان کو برا ہی سمجھتے رہے مگر حیرت ہے کہ اب سارے احمدیوں کا شائع کردہ سواحیلی لٹریچر پڑھتے ہیں گزشتہ دنوں ہمارے علاقہ میں گیارہ عیسائی احمدیوں کا لٹریچر پڑھ کر مسلمان ہوئے

۲۔ گزشتہ دنوں ورلڈ مسلم کانگرس کا اجلاس یوروشلم میں ہوا اس میں نیروبی کے مسلمانوں کا ایک نمائندہ وفد بھی شامل ہوا اس وفد میں ایک افریقن نوجوان غلام نبی بھی شامل تھا اس نوجوان نے یوروشلم کے بھرے اجلاس میں کہا کہ ہمارے علاقہ مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا انتظام سوائے احمدیوں کے کسی مسلمان ادارہ اور فرقہ کی طرف سے نہیں جب کبھی عیسائیوں اور غیر مسلموں کی طرف سے اسلام پر حملہ ہوتا ہے تو احمدی ہی اسلام کی مدافعت میں سینہ سپر ہوتے ہیں احمدیوں نے ہی قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ شائع کیا۔ کتب، اشتہارات اور بے انداز لٹریچر پیدا کیا انگریزی اور سواحیلی میں اخبارات چلا رہے ہیں جن میں اسلام کے متعلق معلومات اور مضامین ہوتے ہیں جب یہ بات اجلاس میں اس نوجوان نے بیان کی تو پاکستان کے ایک نمائندہ نے بعد میں کہا یہ تم نے کیا ظلم کر دیا احمدیوں کی کھلے بندوں تعریف کر دی۔ غلام نبی نے کہا یہ ظلم نہیں یہ ایک حقیقت ہے جس کا انکار نہیں ہو سکتا صرف احمدی ہی مشرقی افریقہ میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں اور عیسائی ان کی تبلیغ اور لٹریچر کے مطالعہ سے مسلمان ہو رہے ہیں۔

۳۔ قراطینہ نیروبی سے اسی میل کے فاصلہ پر ایک اہم قصبہ ہے یہ وہ علاقہ ہے جس کے متعلق زیادہ عرصہ نہیں ہوا ایک ڈسٹرکٹ آفیسر نے کہا تھا کہ یہ عیسائیت کا مضبوط حصار ہے اس کے انگریزی میں الفاظ تھے Strong Hold of Christianity الحمدللہ کہ آہستہ آہستہ یہاں اسلام کا نفوذ ہو رہا ہے وہاں ہماری جماعت کی تبلیغ و اشاعت لٹریچر سے مسلمانوں کو جو اکا دکا ہی تھے اب جرأت مل رہی ہے اور وہ ہماری مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں نیروبی کے بعض مسلمانوں کو جب اس نواح میں ہماری مساعی کا علم ہوا تو ایک عرب شیخ طالب کو مقامی لوگوں کے بہکانے کے لئے انہوں نے قراطینہ بھیجا تاکہ وہاں احمدیوں کا مرکز قائم نہ ہو لیکن شیخ مذکور کو مسلمانوں نے بالکل منہ نہ لگایا اور صاف کہا:۔

"تم لوگ دنیاوی منفعت اور طلب زر کی خاطر یہاں آئے ہو تم دنیا کی تجارت جا کر کرو اس وقت جس کار میں تم آئے ہو اس میں بھی سامان تجارت پڑا ہوا ہے لیکن احمدی مبلغین تجارت کے لئے نہیں بلکہ دین پھیلانے کے لئے یہاں آئے ہیں اور تبلیغ کا کام اور دین کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں وہی ہمارے علاقہ میں مسجد بھی بنائیں گے۔"

اس پر شیخ طالب خائب و خاسر وہاں سے واپس لوٹا۔

خدمت خلق:۔ ایام زیر رپورٹ میں خصوصاً نومبر اور دسمبر میں غیر معمولی اور شدید برساتوں اور تیز و تند سیلابوں کے باعث ملک کے اطراف و جوانب میں اموال و نفوس کو بہت نقصان پہنچا ذرائع آمد و رفت بھی کافی عرصہ منقطع رہے راستے ناقابل گزر تھے اس لئے لازماً مبلغین و معلمین کی نقل و حرکت میں بھی کمی آگئی سیل و باراں کے ہاتھوں تباہ و خانماں برباد ہونے والے لوگوں کو حکومت بذریعہ ہوائی جہاز خوراک پہنچاتی رہی اس غرض کے لئے حکومت نے "قحط ریلیف فنڈ" قائم کیا اس اپیل پر دنیا کے لوگوں حکومتوں اور اداروں نے مالی امداد کی۔ اس خدمت خلق کے کام میں حصہ لینے کے لئے احباب جماعت اور لجنہ اماء اللہ میں تحریک کی گئی۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور محترم سید محمد اقبال صاحب صدر جماعت نیروبی نے احباب کے گھروں میں پہنچ کر چندہ فراہم کیا چنانچہ ایک ہزار شلنگ کی رقم دو تین روز میں جمع ہو گئی۔ اس رقم کے وصول ہونے پر ریلیف فنڈ کے صدر کی طرف سے رسید اور شکریہ کا خط آیا انہوں نے تحریر فرمایا کہ جماعت احمدیہ بالخصوص اس وجہ سے بھی شکریہ کی مستحق ہے کہ انہوں نے جماعتی طور پر امداد بہم پہنچانے اور اس کار خیر میں حصہ لینے کے علاوہ انفرادی طور پر اپنے دوسرے اداروں کے چندہ میں بھی حصہ لیا اور اس طرح جماعت کے متعدد دوستوں کو دوبارہ اس فنڈ میں حصہ لینے کی توفیق مل گئی۔ جماعت نے یہ رقم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بطور صدقہ دی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کو لمبی بابرکت عمر عطا فرمائے۔ آمین

کینیا سنٹرل جیل میں تبلیغ

نیروبی سے قریباً چھ سات میل دور [illegible] Kamiti کے نام سے کینیا کی سنٹرل جیل ہے احمدیہ مشن کو وہاں بھی ہفتہ میں ایک بار اور مسلمان قیدیوں کو دینی تعلیم و تربیت کے لئے جانے کا موقعہ ملتا رہتا ہے گزشتہ ماہ سے حکومت نے ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کر دیا ہے تیس چالیس کے قریب افریقن مسلمان اور بعض دفعہ ایشیائی بھی جمع ہو جاتے ہیں اس طرح تبلیغی لٹریچر بھی ان میں تقسیم کیا جاتا ہے ایام زیر رپورٹ میں شیخ مبارک احمد صاحب مولوی تمیز الدین صاحب معلم تعلیمان اور بعض دفعہ خاکسار کو بھی وہاں جانے کا موقع ملا۔ (باقی)

بقیہ لیڈر

مذہبوں کا مجموعہ ہے ادھر مسلم معاشرہ کی تباہی و بربادی کی وجہ سے حقیقی مذہب اور اس کی شان جاذبیت بڑی حد تک مفقود ہے اس بنا پر مذکورہ طرز کی حکومت مقابلۃً غنیمت معلوم ہوتی ہے ایسی صورت میں اقامت دین کی جدوجہد کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ اپنا ملی وجود برقرار رکھتے ہوئے حتی الامکان اس کو کامیاب بنانے کی کوشش کی جائے اور اس کے لئے الیکشن کی شرکت سے بھی دریغ نہ کرنا چاہیئے۔

"سیکولر نظریہ" کو بطور ایک عقیدہ تسلیم کر لینا اور بات ہے اور محض کار برآری کیلئے ناگزیر حالات کی بنا پر حکومتی سطح پر اس کو مان لینا دوسری بات ہے ان دونوں کی نوعیتوں میں فرق ہے

دنیا کی ہر تحریک و تنظیم کو ابتدائی عبوری دور میں اپنے مفاد و حقوق کے تحفظ کے لئے اس قسم کی صورتوں کو اختیار کئے بغیر چارہ نہیں ہے اگر موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو اپنے حقوق کے مطالبہ کے لئے فرعون اور اس کے ملاء اعلیٰ (پارلیمنٹ کے ممبران) کے پاس جانے کا حکم ہوتا ہے اور ان دونوں کو "قولا لینا" کی تاکید کی جاتی ہے درآنحالیکہ غیبی طاقت و تائید کا پورا سامان موجود تھا تو موجودہ حالات کے پیش نظر اپنے حقوق کی نمائندگی کے لئے آج کی پارلیمنٹ و اسمبلی میں شرکت کی کیونکر گنجائش نہیں نکل سکتی ہے؟

(۲) الامور بمقاصدھا کے پیش نظر الیکشن میں شرکت اور ممبری وغیرہ کا مقصد اسلام اور انسانیت کی خدمت ہونی چاہیئے جس حد تک بھی ممکن ہو یا کم از کم موذرۃ الی ربکم ہو کہ اقامت دین کی جدوجہد میں یہ بھی ایک درجہ ہے جیسا کہ درج ذیل آیت میں اس درجہ کی شہادت ملتی ہے

واذ قالت امۃ . . . . یرجعون (سورۃ اعراف)	اور جب ایک جماعت نے ان سے کہا کہ ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے تو انھوں نے کہا کہ اپنے رب کے سامنے معذرت کرنے کے لئے اور اس لئے کہ شاید وہ باز آجائیں۔

اس شرکت اور ممبری کے جو مضر اثرات ہیں ان کو درج ذیل اصول کے تحت انگیز کرنے کی گنجائش نکل سکتی ہے

یتحمل الضرر الخاص لاجل دفع ضرر العام اعظم ضرر ا یزال بالاخف اذا تعارض مفسدتان روعی اعظمہا ضررا بارتکاب اخفہما۔	ضرر عام سے بچنے کے لئے ضرر خاص کو برداشت کیا جائے چھوٹے نقصان کے ذریعہ بڑے نقصان کو دور کیا جائے جب دو خرابیوں کا مقابلہ ہو تو بڑی خرابی سے بچنے کیلئے چھوٹی خرابی کا ارتکاب گوارا کیا جائے۔

بڑے مقصد کی خاطر چھوٹی چھوٹی چیزوں کو نظر انداز کر دینے نیز مستقبل کی مستقل تعمیر کے لئے حال کی معمولی چیزوں کو انگیز کر لینے کی شہادت صلح حدیبیہ سے بھی ملتی ہے

(۳) حلف وفاداری کی حیثیت معاہدہ کی ہے کسی نظام میں بھی اپنے مقصد کی خاطر شرکت معاہدہ کے بغیر نہیں ہو سکتی ہے عبوری دور میں اس کی گنجائش نکل سکتی ہے بشرطیکہ خود مضبوط ہو اس سلسلہ میں کسی درجہ میں رہنمائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ والے معاہدے سے حاصل ہو سکتی ہے کہ اس کی ایک دفعہ یہ بھی تھی

انھم امۃ واحدۃ ضرورت ہو تو دوسری دفعات "اسلام کا زرعی نظام" میں دیکھ لی جائیں

(۴) موجودہ "سیکولرزم" میں سب کی حیثیتیں تقریباً یکساں ہیں۔ اصل بات خود کو مضبوط رکھنے کی ہے اور اسی میں کمی ہے اگر خود مضبوطی پیدا ہو جائے تو ان سوالات میں زیادہ پیچیدگی نہیں باقی رہتی ہے اسی طرح اگر تعلیم و تبلیغ کا ہمہ جہتی کام نہ ہوا اور مسلمانوں کے باہمی اختلافات و انتشار نیز کاسہ لیسی و دریوزہ گری کی ذہنیت میں اضافہ ہوتا گیا تو یہ خود بخود آخری منزل پر پہنچ جائیں گے (جیسا کہ اس کی پوری کوشش ہو رہی ہے)

اس لئے شدید ترین ضرورت تعلیم و تبلیغ کو عام کرنے اور مسلم جماعتوں میں اختلاف کی وسیع خلیج کو تنگ کرنے کی ہے

قسط ہشتم

اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایمان افروز واقعات

تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ کہ ایام جلسہ دسمبر ۱۹۰۵ء بہشتی مقبرہ میں بیٹھے ہوئے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے ذکر پر حضور نے فرمایا:۔

"پچھلے دنوں میں ان کو ایک نوکری دو سو روپے کی ملتی تھی۔ مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ خاکسار کے ساتھ انہوں نے اپنی زندگی گزاری۔ صرف عربی کتابوں کے دیکھنے کا شوق رکھتے تھے۔ اسلام پر جو اندرونی اور بیرونی حملے پڑتے تھے۔ ان کے اندفاع میں اپنی عمر بسر کر دی۔ باوجود اس قدر بیماری اور ضعف کے ان کی قلم چلتی رہتی۔"

حضرت مسیح موعود کی نظم:۔ حضرت نے آپ کی وفات پر آپ کی قبر کے کتبہ پر حسب ذیل نظم لکھوائی۔

کے تواں کردن شمار خوبیٔ عبدالکریم
آنکہ جاں داد از شجاعت بر صراط مستقیم

عبدالکریم کی خوبیاں کیونکر گنی جا سکتی ہیں جس نے شجاعت کے ساتھ صراط مستقیم پر جان دیدی

حامیٔ دیں آنکہ یزداں نام او لیڈر نہاد
عارف اسرار حق گنجینۂ دین قویم

وہ جو دین اسلام کا حامی تھا۔ اور جس کا خدا نے لیڈر نام رکھا تھا۔ وہ خدائی اسرار کا عارف تھا۔ اور دین متین کا خزانہ

صدق ورزید و بصدق کامل و اخلاص خویش
مورد رحمت شد اندر درگہ رب علیم

اس نے صدق اختیار کر لیا تھا اور اپنے اخلاص اور کامل صدق کی وجہ سے رب علیم کی درگاہ میں رحمت کا مورد بن گیا تھا۔

گرچہ جنس نیکواں ایں چرخ بسیار آورد
کم بزاید مادرے با ایں صفا دُرِّ یتیم

اگرچہ آسمان نیکوں کی جماعت بکثرت لاتا رہا ہے مگر ایسا شفاف اور قیمتی موتی ماں بہت کم جنا کرتی ہے

مُدتے در آتشِ نیچر فرو افتادہ بود
ایں کرامت بیں کہ از آتش برون آمد سلیم

ایک مدت تک وہ نیچریت کی آگ میں پڑا رہا؛ مگر اس کی یہ کرامت دیکھ کہ آگ سے سلامت نکل آیا

ایں عجب تر آنکہ او صحبتم در چند روز
مظہر اسرار حق شد عارف راز قدیم

اس سے بھی عجیب تر یہ بات ہے کہ وہ میری چند روز کی صحبت میں اسرار الٰہی کا مظہر اور ازلی رازوں کا عارف ہو گیا تھا۔

گوہر شِ چوں آب و تاب بے درخشید از فہم ما
ہر چہ ما گفتیم داخل شد دراں طبعِ سلیم

اس کی فطرت چونکہ فہم رسا کی آب و تاب رکھتی تھی۔ اسلئے جو کچھ بھی ہم کہتے تھے وہ اسکی زیرک طبع میں داخل ہو جاتا تھا۔

دل بدرد آمد ازیں ہجر ایں چنیں یکرنگ دوست
لیک خوشنودیم بر فضل خداوند کریم

ایسے یکرنگ دوست کی جدائی سے دل کو تکلیف ہے۔ لیکن ہم اپنے مہربان خدا پر راضی ہیں۔

آخر میں حضور فرماتے ہیں (درمیان میں چار شعر ہیں۔ جن میں آپ کی عمر اور ماہ وفات وغیرہ کا ذکر ہے)

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

اے خدا تو اس کی قبر پر رحمت کی بارش نازل فرما۔ اور نہایت درجہ فضل کے ساتھ اسے جنت میں داخل کر دے۔

نیز ما را از بلا ہائے زماں محفوظ دار
تکیہ گاہِ ما توئی اے قادر و ربّ رحیم

نیز ہمیں زمانہ کی بلاؤں سے محفوظ رکھ۔ اے قادر اور رحیم تو ہی ہمارا آسرا ہے۔

(نقل از کتبہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ)

یہ وہ خوشنودی کا سرٹیفکیٹ ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو عنایت فرمایا۔ اب فرمائیے اس سے بڑھ کر کسی کی اور کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے۔

چودھری حکم دین صاحب مرحوم

مکرم چوہدری حکم دین صاحب رضی اللہ عنہ (جن کی بیعت جون یا جولائی ۱۹۰۸ء کی ہے اور جو مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ کے والد تھے) ان کا ایک واقعہ نہایت ایمان افروز ہے جو خدا تعالےٰ کی قدرت نمائی کا ایک عجیب نشان ہے۔ چوہدری صاحب مرحوم کا بیان ہے کہ میں بسلسلہ فوجی ملازمت برما میں تھا۔ جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کی خبر پہنچی تو سخت صدمہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خلیفہ منتخب ہونے کی بھی ساتھ ہی اطلاع ملی میں اور میرے دوست مکرم ملک نور دین صاحب ساکن ہجکہ ضلع سرگودہا

ہم دو احمدی وہاں تھے ہم دونوں نے فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھدیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کی خبر چھاؤنی میں مشہور ہوئی۔ تو یو۔پی کا ایک غیر احمدی جو حوالدار میجر تھا اور جس کا نام شیخ محمد تھا۔ مجھے مخاطب کر کے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بُرے الفاظ میں نام لے کر استہزاء کے ساتھ کہنے لگا" دیکھو حکم دین۔ مرزا .... تو اب فوت ہو گیا ہے اب تم توبہ کر لو اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ مل جاؤ" مجھے پہلے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا صدمہ تھا۔ جب اس انسان نے استہزاء کیا تو میں برداشت نہ کر سکا اور میں نے بالکل لحاظ نہ کیا کہ یہ شخص حوالدار میجر ہے اور میں معمولی سپاہی۔ میں نے اسے جواب دیا۔ پھر جس قسم کے تم مسلمان ہو مجھے خوب معلوم ہے۔ دن رات شراب نوشی اور دوسرے جن گندے افعال میں تم مبتلا رہتے ہو۔ وہ مجھ سے چھپے ہوئے نہیں۔ کیا میں بھی تمہارے جیسا مسلمان بن جاؤں؟ اور کیا یہی اسلام ہے۔ جس کی تم مجھے دعوت دے رہے ہو؟

اس پر حوالدار مذکور سخت برہم ہوا اور بھی چند ایک آدمی اس وقت موجود تھے وہ کہنے لگا اس شخص نے ایک معمولی سپاہی ہو کر میری سخت توہین کی ہے۔ اگر اس کا کوٹ مارشل نہ کراؤں تو میں اپنے باپ کا بیٹا نہیں۔ دوسرے لوگوں نے مجھے الگ کر کے سمجھایا کہ حکم دین تم ہمارے دوست ہو اور شریف آدمی ہو جس شخص کی تم نے بے عزتی کی ہے وہ افسر ہے اور غصیل آدمی ہے اگر بات بڑھ گئی تو تمہیں ضرور سزا ہو جائے گی تم خود معافی مانگ لو ہم بھی معاملہ رفع دفع کرانے کی کوشش کریں گے۔ میں نے اپنے ہمدردوں کو جواب دیا میں نے اس کا کوئی گناہ نہیں کیا۔ معافی کس بات کی مانگوں؟ اُلٹا اُس شخص نے میرے پیشوا اور امام کی توہین کر کے مجھے دکھ دیا ہے وہ کہنے لگے سوچ لو افسر ماتحت کا معاملہ ہے۔ اور ملٹری قانون کا تمہیں پتہ ہی ہے۔ تمہارا بچنا مشکل ہے یہ شخص پوری کوشش کر کے تمہیں سزا دلوائے گا۔ مگر میں نے ان کو یہی جواب دیا کہ ایسے ظالم آدمی سے میں کبھی معافی نہیں مانگ سکتا۔ تم مجھے خدا پر چھوڑ دو۔ جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔ اس وقت میرا سینہ رنج اور درد سے بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف اپنے محبوب امام کی وفات کی تکلیف اور دوسری طرف اس بدگو شخص کا استہزاء۔

اسی درد اور کرب میں خدا تعالےٰ کے حضور دعا شروع کر دی۔ کہ اے زمین و آسمان کے مالک خدا تو نے دیکھ لیا ہے۔ کسی کا عزیز فوت ہو جائے تو لوگ اسے تسلی دیا کرتے ہیں۔ مگر میری یہ حالت ہے کہ بجائے تسلی کے میرے زخموں پر نمک چھڑکا جا رہا ہے اور مجھے سزا کی دھمکی دی جا رہی ہے اگر اس وقت تو نے بھی تسلی نہ دی تو میرا کون ہے؟ چنانچہ خدا تعالےٰ نے اپنی غیرت کا ایسا نمونہ دکھایا کہ میرا ذرہ ذرہ اس کے شکر اور احسان سے بھر گیا۔ حوالدار مذکور نے تو دن چڑھنے پر میرے خلاف کارروائی کرنی تھی۔ میرے غیور اور قادر خدا نے دن بھی نہ چڑھنے دیا اور اپنے محبوب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی پاداش میں اسے رات رات پکڑ لیا۔ واقعہ یوں ہوا کہ حوالدار مذکور بدچلن لوگوں کا رئیس تو تھا ہی۔ شہر سے ایک شخص ایک عورت کو مع زیورات اور قیمتی پارچات اغوا کر لایا۔ اور چھاؤنی کو سول پولیس سے محفوظ سمجھ کر حوالدار مذکور کے پاس آکر پناہ لی۔ شہر کی پولیس کو بروقت پتہ چل گیا اُس نے چھاؤنی کے حکام سے رابطہ پیدا کر کے حوالدار مذکور کے کوارٹر پر چھاپا مارا اغوا کر کے لانے والا دیوار پھاند کر فرار ہو گیا۔ مگر مغویہ مع زیورات اور پارچات کے حوالدار کے کوارٹر سے برآمد کر لی گئی اور حوالدار کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔

صبح جب لوگوں کے سامنے حوالدار شیخ محمد کو ہتھکڑی لگا کر پولیس لے جا رہی تھی تو بعض آدمیوں نے مجھے کہا کہ اس سے پوچھو تم نے تو آج میرا کورٹ مارشل کرانا تھا مگر تم خود ہی ہتھکڑیاں پہنے جا رہے ہو۔ مگر میں نے ان کو جواب دیا یہ میری ضمیر کے خلاف ہے کہ میں اسے جتاؤں جو کچھ ہوا ہے وہ بھی جانتا ہے اور تم بھی دیکھ رہے ہو۔ مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں بلکہ میں کھسک کر دوسری طرف ہو گیا تاکہ مجھے دیکھ کر اس شخص کو زیادہ شرمندگی نہ ہو۔ میری آنکھیں خدا تعالےٰ کی اس اعجاز نمائی پر آنسوؤں سے بھر گئیں۔ اور دل اس کی محبت اور احسان سے لبریز ہو گیا۔

سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ۔ سبحان اللّٰہ العظیم حوالدار مذکور کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ اور تین سال قید کی سزا ملی۔

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا تربیتی جلسہ

بروز اتوار مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۶۲ء لجنہ اماء اللہ ہال میں زیر صدارت محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ اس موقع پر مکرم حافظ محمد رمضان صاحب نے تلاوت قرآن کریم کے بعد مستورات کو قیمتی نصائح کیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور آپ کے صحابہ کرام و صحابیات کا بےنظیر ایثار ہم سے بھی اسی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے جس نے اسلام کو تھوڑے وقت میں وہ عظیم الشان فتوحات دیں جن کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مستورات کو چاہیئے کہ وہ بدظنی، غیبت، نسلی تفاخر اور حسب نسب پر فخر کرنے کی بجائے تقویٰ اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کریں اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ نیک اعمال بجا لاویں۔ دنیا کی بڑائیاں کوئی چیز نہیں اصل چیز تقوےٰ ہے۔ آپ نے مستورات کو اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے، ان میں صحیح ایمان پیدا کرنے، اور باخدا انسان بننے کی ترغیب دلائی۔ تاکہ وہ اسلام کا نام بلند کرنے والے مجاہد بنیں اور جس پاک غرض کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے اسے باحسن پورا کرنے والے ہوں۔

مکرم حافظ صاحب کی تقریر کے بعد محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد "آداب مسجد" پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ ایک نمازی کے لئے طہارت جسم، طہارت لباس اور طہارت جگہ ضروری ہیں۔ پس ہمیں ان شرائط کے ساتھ مسجد میں آیا کریں، اور مسجد کے احترام کا پورا پورا خیال رکھیں۔ شیر خوار بچوں کو لانا سخت نامناسب ہے۔ اسی طرح چھوٹی بچیوں اور نوجوان لڑکیوں کو بھی تنہا نہ بھیجا جائے۔ آپ نے عورتوں کو اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ اُن کا اولین فرض یہ ہے کہ گھر اور ماحول صاف ستھرا رکھیں تا اللہ تعالےٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

محترمہ استانی جی کی تقریر کے بعد مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ شوکت مدیرہ مصباح نے اعلیٰ اسلامی اخلاق میں سے چند ایک کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اپنے اعمال و افعال کو اقوال کے مطابق بنائیں تحمل، عدل و انصاف، ہمسایوں سے حسن سلوک، مرنے والوں کا ذکر خیر، نیک صحبت اور چشم پوشی سے کام لیں۔ غیبت نہ کریں۔ معمولی نیکی اور احسان کو یاد رکھیں۔ دوسروں کے عیوب کو چھپانا اعلیٰ اخلاق ظاہر کرتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ کسی کا گناہ چھپاتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اس کے گناہ چھپائے گا۔ پس ان تمام امور کو پیش نظر رکھ کر اپنا محاسبہ کرتے رہیئے تا اللہ تعالےٰ کا رحم اور اس کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔

بعدہٗ ایک بہن نے پنجابی نظم پڑھی اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج میں سالانہ تقریری مقابلہ

ربوہ ۲ رمئی۔ آج یہاں تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام اردو زبان میں سالانہ تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ یہ مقابلہ شام آٹھ بجے کیمسٹری تھیٹر میں منعقد ہوا۔

اس مجلس کی صدارت جناب فضل احمد سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ کالج یونین نے کی۔ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جو جناب برکت اللہ طاہر نے کی۔ بعد ازاں سیکرٹری کالج یونین نے گذشتہ اجلاس کی رپورٹ اور قواعد پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد تقاریر کا مقابلہ شروع ہوا۔ ہر مقرر نے مندرجہ ذیل تین عناوین میں سے کسی ایک پر تقریر کی۔

۱۔ موجودہ زمانہ میں اسلام کی ترقی احمدیت کی ترقی کے ساتھ وابستہ ہے

۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ایک پہلو

۳۔ مذہب انسانی فطرت میں شامل ہے۔

اس مقابلہ میں کالج کے تقریباً تمام نامور مقررین نے شرکت کی۔ منصفی کے فرائض جناب چوہدری علی محمد صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج، جناب چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت اور جناب سید جواد علی صاحب سابق مبلغ امریکہ نے ادا فرمائے۔ ان کے متفقہ فیصلہ کے مطابق جس کا اعلان منصف اعلیٰ نے کیا۔ جناب عطاء المجیب راشد اوّل قرار دئے گئے۔ جناب جاوید احمد اور جناب اعجاز الحق قریشی علی الترتیب دوم اور سوم آئے۔ چونکہ اس مقابلہ میں سالِ رواں کے بہترین مقرر کا انتخاب کرنا تھا۔ اس لئے اوّل آنے والے مقرر جناب عطاء المجیب راشد کو سالِ رواں ۶۲ - ۱۹۶۱ء کا اردو زبان کا بہترین مقرر قرار دیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ تین سال سے یہ امتیاز انہی کے حصہ میں آرہا ہے اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ آمین

صاحب صدر کے شکریہ ادا کرنے پر یہ اجلاس برخاست ہوا۔ (سیکرٹری کالج یونین)

تعلیم الاسلام کالج یونین کے دو مباحثات

ربوہ: کالج یونین کے زیر اہتمام مورخہ ۲۶ را پریل ۶۲ء کو انگریزی کا ایک مباحثہ منعقد ہوا قرارداد زیر بحث یہ تھی کہ THE RISE IN POPULATION IS A BOON FOR PAKISTAN۔ یہ مباحثہ رات آٹھ بجے کالج ہال میں منعقد ہوا۔ منصفی کے فرائض جناب چوہدری حمید اللہ صاحب ایم اے، جناب حمید احمد صاحب ایم اے اور جناب آفتاب احمد صاحب ایم اے نے ادا فرمائے۔ ان کے فیصلہ کے مطابق سید مشہود احمد شاہ، نور محمد چانڈیہ اور عطاء الرحیم حامد علی الترتیب اوّل دوم اور سوم قرار پائے۔

مورخہ ۲۸ را پریل کو شام پانچ بجے کالج ہال میں ایک اردو مباحثہ منعقد ہوا۔ یہ ایک فی البدیہہ مباحثہ تھا۔ جس سے کوئی پندرہ منٹ قبل یہ بتایا گیا تھا کہ "تعلیم شادی کی راہ میں حائل ہے" مباحثہ میں منصفی کے فرائض جناب حمید اللہ صاحب ظفر ایم اے، جناب سعید اللہ خان صاحب ایم اے اور جناب حمید احمد صاحب ایم اے نے ادا فرمائے۔ ان کے فیصلہ کے مطابق عطاء المجیب راشد اوّل، نور محمد چانڈیہ دوم اور اعجاز الحق قریشی سوم قرار دئے گئے۔

ان ہر دو مباحثات کی صدارت فضل احمد صاحب سٹوڈنٹ کالج یونین نے کی اور تلاوت نصیر احمد شاہ نے کی۔ (سیکرٹری کالج یونین)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کے برادر نسبتی عزیزم نصیر احمد بھٹی ابن مکرم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی احمد کرشل کالج راولپنڈی ایک لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ یہاں تک کہ از خود حرکت کرنا بھی ناممکن ہو گیا ہے۔ سانس لینے میں بھی تدرے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ بڑی مشکل سے بول سکتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ صحابہ کرام درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار خادم حسین کپتان ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد عبد اللہ خان صاحب ملازمت کے سلسلہ میں پریشان ہیں۔ ان کی صحت اور ملازمت کے بارے میں احباب سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار کا لڑکا منور احمد ایک ماہ سے ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہے۔ اس کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔ (غلام احمد اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ)

۳۔ میں ایک عرصہ سے بیمار ہوں اور ایک مقدمہ میں بھی ماخوذ ہوں۔ میری صحت کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی التجا ہے۔ (محمد صدیق مغلپوری)

۴۔ میرا لڑکا حمید احمد بی۔ اے واقف زندگی ٹی۔ بی کی مرض میں مبتلا ہے اور گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (برکت علی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ڈی۔ سی حافظ آباد)

۵۔ میری اہلیہ امۃ الرشید صاحبہ اور اس کی والدہ بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (محمد شفیع کوئٹہ)

۶۔ میرا لڑکا ماسٹر طالب حسین خادم قائد خدام الاحمدیہ موضع جھل بعارضہ تبخیر معدہ بیمار ہے۔ احباب جماعت شفایابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (حکیم غلام رسول معلم وقف جدید موضع جھول ضلع رحیم یار خان)

۷۔ ہم احمدی طلبار لیاقت میڈیکل کالج جام شورو (حیدر آباد پاک) ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے مختلف امتحانوں میں شریک ہو رہے ہیں۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے ہم سب کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار: مبارک احمد چوہدری متعلم ایم بی بی ایس ۶۷۔ الرازی ہال۔ لیاقت میڈیکل کالج جام شورو)

۸۔ خاکسار کے دو لڑکے اور تین نواسے مختلف بڑی کلاسوں کے امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور بعض امتحان دے چکے ہیں۔ احباب کی خدمت میں عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار:۔ محمد حسین خان ضلعدار پنشنر منیجر قریشی سٹڈ ڈاک خانہ چک ۲۷ شمالی۔ براستہ بھلوال۔ ضلع سرگودھا)

درخواست نماز جنازہ غائب و دعائے مغفرت :۔ میرے والد جمعدار حسین علی صاحب بٹ ٹیکہ سانگھڑ سندھ میں ۲۶ را پریل کو فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے غائبانہ نماز جنازہ کے لئے درخواست ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ والد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو (نیاز قطب احمد بٹ پشاور شہر)

پاکستان اور چین عارضی سرحدی سمجھوتے کی بات چیت پر رضامند ہو گئے

بھارت سے تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے بعد مستقل معاہدہ طے کیا جائے گا

کراچی ۳ مئی۔ پاکستان اور کمیونسٹ چین کی حکومتیں عارضی سرحدی سمجھوتہ کی بات چیت پر رضامند ہو گئی ہیں دونوں ملکوں نے سرحدی علاقہ میں امن برقرار رکھنے اور ہمسایہ ممالک کے درمیان خوشگوار تعلقات کو فروغ دینے کی خاطر یہ فیصلہ کیا ہے کہ چین کے صوبہ سنکیانگ، اور ملحقہ علاقہ میں ۔۔۔ جس کا دفاعی نظام پاکستان کے کنٹرول میں ہے ۔۔۔ ایک عارضی سرحد متعین کرنے کے لئے بات چیت کی جائے۔ کشمیر کے متعلق بھارت سے تنازعہ کا فیصلہ ہونے کے بعد متعلقہ خود مختار حکام ایک مستقل معاہدہ پر دستخط کریں گے۔

کراچی میں وزارت خارجہ کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان اور عوامی جمہوریہ چین کی حکومتوں نے ابتدائی تبادلہ خیال کے بعد اس تجویز سے اتفاق کیا ہے کہ چین کے صوبہ سنکیانگ اور کشمیر کے نواحی علاقہ میں جس کا کنٹرول عملاً پاکستان کے ہاتھ میں ہے عارضی سرحد متعین کرنے کی بات چیت کی جائے۔ دونوں حکومتوں نے تسلیم کیا ہے کہ اس علاقہ میں سرحد کی حد بندی اس سے قبل کبھی نہیں کی گئی۔ سرحدی علاقہ میں امن برقرار رکھنے اور دونوں ملکوں کے درمیان خوشگوار تعلقات کے فروغ کی خاطر دونوں حکومتیں اس بات کی ضرورت سمجھتی ہیں کہ اس علاقہ میں ایک عارضی سرحد متعین کرنے کے لئے ابتدائی بات چیت کی جائے۔ اس بات چیت کی بنیاد پر دونوں ملک ایک عارضی سرحدی سمجھوتہ پر دستخط کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں وزارت خارجہ کے پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ دونوں ملک اس بات پر بھی متفق ہو گئے ہیں کہ کشمیر کے متعلق پاکستان اور بھارت کا تنازعہ طے ہونے کے بعد متعلقہ خود مختار حکام کشمیر کی سرحد کے متعلق کمیونسٹ چین سے مستقل سرحدی معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے دوبارہ بات چیت شروع کریں گے۔ مستقل سرحدی معاہدہ دستخطوں کے بعد موجودہ عبوری معاہدہ کی جگہ نافذ ہوگا۔

اقوام متحدہ میں بھارتی کتابچہ کی تقسیم

کراچی ۴ مئی بھارت حفاظتی کونسل میں تنازعہ کشمیر پر موجودہ بحث کو ملتوی کرانے کے لئے جو حیلے بہانے کر رہا ہے سرکاری حلقوں نے ان کی مذمت کی ہے۔ کراچی میں موصول ہونے والی خبروں کے مطابق بھارت نے اقوام متحدہ کے وفود میں ایک پمفلٹ تقسیم کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اگر کشمیر کی موجودہ صورت حال میں کچھ تبدیلی کرنے کی کوشش کی گئی تو پورے بھارت میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑک اٹھے گی سرکاری ذرائع نے اس پمفلٹ کو حسب معمول جھوٹ کا ایک پلندہ ہے حفاظتی کونسل کو بحث ملتوی کرنے پر آمادہ کرنے کی ایک کوشش سے تعبیر کیا ہے۔

جے وی اساتذہ کی ضرورت

مرکز سلسلہ میں ملازمت کے متمنی نارمل پاس نوجوان معرفت مقامی امیر یا پریذیڈنٹ درخواست کریں۔ میٹرک جے وی کو ترجیح۔ تنخواہ و الاؤنس مطابق شرح گورنمنٹ۔

(ناظر تعلیم)

"مرزا صادق بیگ صاحب کہاں ہیں"

مرزا صادق بیگ صاحب ولد مرزا ولایت بیگ صاحب موصی ۱۲۵۱۸ سابقہ سکونت (۱) فتومنڈ ضلع گوجرانوالہ (۲) ربوہ حلقہ د ضلع جھنگ (۳) سلطانپورہ لاہور کے پتہ کی دفتر ہذا کو اشد ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کو مرزا صاحب کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا مرزا صاحب اس اعلان کو خود پڑھیں تو اپنے پتہ سے دفتر کو جلد اطلاع دیں تا کہ ان سے ان کی وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کی جائے

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ضرورت

نظارت بیت المال ربوہ کے لئے دو جونیئر انسپکٹران بیت المال کی ضرورت ہے جن کا کام مقامی جماعتوں کے چندوں کی تشخیص ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال سے متعلق دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے۔

امیدواروں کے لئے واعظ کی قابلیت اور حساب کتاب میں مہارت رکھنا ضروری ہے۔ عمر ۲۰ سے ۳۰ سال تک۔ مولوی فاضل یا میٹرک پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ ابتدائی تنخواہ ۱۰۰-۶-۶۰ کے گریڈ میں -/۶۰ روپے علاوہ مہنگائی الاؤنس جس کی موجودہ شرح -/۲۰ روپے ماہوار ہے دی جائے گی۔ پہلے ایک سال کا عرصہ ملازمت امتحانی ہوگا۔

خواہشمند احباب مقامی جماعت کے عہدہ داروں کی سفارش سے درخواستیں بھجوائیں۔ صدر انجمن کے کارکنان اپنے افسر صیغہ کی اجازت سے درخواست دے سکتے ہیں۔

تمام درخواستیں ۱۵ مئی تک نظارت بیت المال میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

پولیس کانسٹیبلوں کو رہائش، بچوں کی تعلیم، زائد الاؤنس اور کئی دوسری مراعات

ہر اہلکار کو ہفتہ میں ایک چھٹی، پولیس کمیشن کی سفارشات پر حکومت کے اہم فیصلے

راولپنڈی ۴ مئی۔ مرکزی حکومت نے پولیس کمیشن کی سفارشات پر کچھ اہم فیصلے کئے ہیں۔ ان فیصلوں کے مطابق پولیس والوں کو رہائشی جگہ، بچوں کی تعلیم، زائد الاؤنس اور بعض دوسری مراعات حاصل ہو جائیں گی۔ پولیس کانسٹیبل اب انسپکٹر اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے عہدوں تک ترقی کر سکیں گے۔ پولیس کے ہر اہلکار اور افسر کو ہفتہ میں ایک دن کی چھٹی دینے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔ دیہی پولیس کے مستحق ارکان کو انعام دینے کے لئے صوبائی حکومت ہر ضلع کو دو ہزار روپے سالانہ گرانٹ دیا کرے گی۔

پولیس کمیشن کی مختلف سفارشات پر فیصلوں کا اعلان آج یہاں کیا گیا ہے۔ حکومت نے جو سفارشات منظور کی ہیں ان میں سے بعض کی تفصیل درج ذیل ہے:۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور انسپکٹر کے عہدوں کے لئے براہ راست بھرتی بند کر دی گئی ہے۔ اس طرح اب کانسٹیبلوں کو ان اعلیٰ عہدوں تک ترقی کرنے کے مواقع حاصل ہو گئے ہیں پولیس کے کسی افسر یا اہلکار کی فرائض انجام دیتے ہوئے ہلاکت یا مستقل معذوری کی صورت میں اس کے ورثاء کو معاوضہ دیا جائے گا۔ پولیس کانسٹیبلوں کو اگر اپنے فرائض سرانجام دینے کے لئے طویل عرصہ تک اپنے مقام تقرر سے دور قیام کرنا پڑے گا۔ تو سفری کینٹینیں انہیں بلا معاوضہ کھانا مہیا کریں گی۔ اگر کسی کانسٹیبل کی جائے تقرر کے قریب کوئی پرائمری یا ثانوی سکول نہیں ہوگا تو اسے تعلیم الاؤنس دیا جائے گا۔

حکومت نے مشرقی و مغربی پاکستان کے ہر ضلع میں جرائم کی تفتیش کا ایک ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔ یہ ادارہ ضلع سے متعلقہ جرائم کا ریکارڈ، طریق واردات اور جرائم کا اعداد و شمار مرتب کرے گا۔ کراچی لاہور اور ڈھاکہ میں بمبئی، کلکتہ اور یورپ کے بڑے شہروں کے سے پولیس کنٹرول روم قائم کئے جائیں گے کنٹرول روم میں ایسے عہدے کا ایک افسر ہر وقت موجود رہے گا جو معمولی کے جرائم سے عہدہ برآ ہو سکے۔ پولیس پراسیکیوٹرز کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ تا کہ اچھے وکیل اس طرف توجہ کریں۔ حکومت پولیس کے بہبود فنڈ میں پولیس کی طرف سے دی جانے والی رقم کے برابر چندہ دے گی۔ پولیس کے ضلعی صدر مقام پر کھیلوں کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ محکمانہ ترقیاں جاری رہیں گی۔ اور ملازمت کے دوران تربیت کے انتظامات کئے جائیں گے۔ پولیس سروس آف پاکستان کے سینیئر عہدوں پر ترقی کا تناسب بڑھا دیا گیا ہے۔ آئندہ سینیئر عہدوں کی آئندہ ۲۵ فیصدی کی بجائے $33\frac{1}{3}$ فیصد اسامیاں جونیئر افسروں کو ترقی دے کر پُر کی جائیں گی۔ جونیئر پولیس افسروں کو پولیس سروس آف پاکستان کے مقابلہ کے امتحان میں حصہ لینے کی بھی اجازت ہوگی اور تیس سال تک کی عمر کے افسر اس رعایت سے استفادہ کر سکیں گے۔ سب انسپکٹر پولیس اور اس سے اوپر کے عہدہ کے افسروں کے لئے ہر اہم ضلع میں ایک لائبریری ہوگی۔ آئندہ دیہی پولیس ہر قسم کے سمن کی تعمیل کے فرائض سرانجام دیا کرے گی۔ اور اس کام کے لئے یونین کونسل برائے نام فیس وصول کرے گی۔ سابق فوجیوں کے سوا پولیس میں بھرتی ہونے والے سب رنگروٹوں کے لئے غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہوگا۔ اور ان کی پچیس سال کی عمر تک شادی کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔

ٹریفک:۔ پبلک وہیکلز کے ڈرائیوروں کو ڈرائیونگ کے لائسنس دینے میں سختی سے کام لیا جائے گا اسی طرح تانگوں وغیرہ کے گھوڑوں کا انجمن انسداد بیرحمی جانوراں کی مقامی شاخ یا وٹرنری سرجن معائنہ کریں گے۔ صوبائی حکومت ٹریفک انجینئر ملازم رکھے گی جن سے نئے قصبے تعمیر کرتے وقت ٹریفک کے مسائل کے ضمن میں مشورہ لیا جائے گا۔ پولیس کا ٹیلی کمیونیکیشن کی ضروریات کا جائزہ لینے کی غرض سے ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی جس میں سول اور دفاع کے محکموں کے ماہر شامل ہوں گے۔

پولیس پریس روم:۔ اخبارات کا زیادہ سے زیادہ تعاون حاصل کرنے کی غرض سے ڈھاکہ، چٹاگانگ کراچی، لاہور، راولپنڈی، حیدر آباد اور لائل پور ایسے بڑے شہروں میں آرام دہ پریس روم قائم کئے جائیں گے جہاں اخبار نویسوں کو پولیس کی سرگرمیوں کی معلومات مہیا کی جائیں گی۔ اس مقصد کے لئے محکمہ تعلقات عامہ کا ایک افسر انسپکٹر جنرل پولیس کے دفتر میں مشیر کی حیثیت سے کام کرے گا۔ مختلف قسم کی دستاویزی فلمیں دکھانے کا بھی محکمہ اہتمام کرے گا۔

ٹرانسپورٹ کی سہولتیں:۔ پولیس کے اہلکاروں کو اب ٹرانسپورٹ کی زیادہ سہولتیں مہیا ہوں گی قصبوں میں انسپکٹر اور سٹیشن ہاؤس افسر کو سکوٹر دئے جائیں گے۔ دوسرے انسپکٹروں، اسسٹنٹ سب انسپکٹروں اور انچارج ہیڈ کانسٹیبلوں کو پانچ روپے ماہانہ سائیکل الاؤنس دیا جائے گا تفتیش پر مامور ایک تہائی کانسٹیبلوں کو اتنا الاؤنس دیا جائے گا جتنا کہ سائیکل کی دیکھ بھال کے لئے ضروری ہوگا۔ دیہی علاقوں میں سرکل انسپکٹروں کو جیپ مہیا ہو گی۔ دیہاتی علاقہ کے سٹیشن ہاؤس آفیسر کو گھوڑا الاؤنس دیا جائے گا۔ یا وہ ایک موٹر سائیکل رکھ سکیں گے جن کے ساتھ "سائیڈ کار" لگ سکتی ہو۔ ضلع میں انسپکٹر کے اوپر کے عہدے کے ایسے افسر کو جن کے فرائض مسلسل نقل و حرکت کے متقاضی ہوں جیپ مہیا کی جائے گی۔

کمیونسٹ چین آئندہ چند روز میں بھارت پر حملہ کر دے گا۔ بھارتی حلقوں کی طرف سے اندیشے کا اظہار

وزارتِ دفاع نے بھارتی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دیدیا۔ چینی موجوں پر جوابی فائرنگ کی ہدایت

نئی دہلی ۵ ر مئی بھارت کے باخبر حلقوں نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ کمیونسٹ چین آئندہ چند روز میں بھارت کی شمالی سرحد پر حملہ کر دے گا۔ چنانچہ بھارتی وزارتِ دفاع نے امکانی حملہ کے پیشِ نظر مشرقی لداخ سے شمال مشرقی سرحدی ایجنسی تک پانچ ہزار کیلومیٹر طویل بھارت تبت سرحد پر متعین بھارتی فوجوں کو ہمہ وقت تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ ان میں وہ فوجیں بھی شامل ہیں جو ہماچل پردیش اور ریاست سکم میں مقیم ہیں، بھارتی حلقوں کا خیال ہے کہ کمیونسٹ چین نے جن بھارتی علاقوں پر دعوےٰ کیا ہے ان پر قبضہ کرنے کے لئے وہ فوجی کارروائی سے گریز نہیں کرے گا۔

کمیونسٹ چین کے امکانی حملہ کے پیشِ نظر بھارت میں اور خاص طور پر بھارت کے شمالی علاقوں میں سخت خوف و ہراس پھیل گیا ہے بھارتی حکومت نے اپنی تمام تر توجہ شمالی سرحدوں کے دفاع پر مرکوز کر دی ہے یاد رہے کہ بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے جو مسئلہ کشمیر پر اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل میں بحث کے سلسلہ میں اپنے ملک کا نقطہ نظر پیش کرنے کے لئے نیویارک گئے ہوئے تھے کل اپنی تقریر میں کہا تھا کہ میں اپنی ذمہ داریوں کے سلسلہ میں بھارت واپس جا رہا ہوں سیاسی حلقوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ کرشنا مینن کی اتنی جلد واپسی کا کمیونسٹ چین کے امکانی حملہ سے تعلق ہے۔

مشرقی لداخ میں مقیم بھارتی فوج کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر چینی اپنی تیس اپریل کی دھمکی کے مطابق ----------- بھارت کی ان نئی فوجی چوکیوں پر حملہ کر دیں جو مشرقی لداخ میں چینی چوکیوں کے عقب میں قائم کی گئی ہیں تو وہ باقاعدہ طور پر جنگ کریں۔ بھارتی فوجوں کو یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ اگر گشت کے دوران چینی فوجیں ان پر فائرنگ کریں تو جوابی فائرنگ کی جائے معلوم ہوا ہے کہ بھارتی فوجوں کو مزید حکم دیا گیا ہے کہ وہ حملہ میں پہل نہ کریں لیکن اگر کمیونسٹ فوجیں انہیں فوجی چوکیاں خالی کرنے پر مجبور کرنے کی کوشش کریں تو تشدد کا جواب تشدد سے دیا جائے۔ بھارتی فوج نے مشرقی لداخ میں اپنی فوجی کمان کو حکم دیا ہے کہ وہ تمام ذرائع سے کام لے کر اپنی فوجی چوکیوں کا دفاع کرے یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ بھارت آئندہ کچھ اور فوجی چوکیاں بھی قائم کرے گا۔

اگر شاعر کی نفسیاتی واردات اور اس کے ماحول کو مدّنظر رکھا جائے تو جدید شاعری کو باسانی سمجھا جا سکتا ہے

جدید شاعری پر ناصر احمد صاحب پرویز پروازی کا مقالہ

ربوہ ۴ ر مئی ـــــ کل بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے ایک خصوصی اجلاس میں پروفیسر ناصر احمد صاحب پرویز پروازی نے "جدید شاعری" پر ایک مقالہ پیش کرتے ہوئے اس امر سے اتفاق نہیں کیا کہ جدید شاعری میں ابہام کا پہلو غالب ہے اور یہ کہ شاعر کے مفہوم کو سمجھنے میں سخت دشواری پیش آتی ہے آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اگر شاعر کی نفسیاتی واردات اور اس کے ماحول کو مدنظر رکھا جائے تو اس کی استعمال کردہ علامتوں کا عقدہ خود بخود حل ہو جاتا ہے اور شاعر کے مفہوم کو سمجھنا قطعاً مشکل نہیں رہتا۔ بزم اردو کا یہ خصوصی اجلاس ملک کے نامور نقاد اور متعدد تنقیدی کتابوں کے مصنف جناب ڈاکٹر وزیر آغا ایم اے پی ایچ ڈی کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا۔

جناب پرویز پروازی نے اپنے مقالہ میں جدید شاعری پر بعض اعتراضات کا تجزیہ کرتے ہوئے جدید شاعری کے مختلف پہلوؤں کا بڑی تفصیل سے جائزہ لیا اور پھر بہت معقول انداز میں اعتراضات کا جواب پیش کیا۔ جدید شاعری کی علامتوں کے بارہ میں آپ کا نقطہ نظر یہ تھا کہ علامتوں کی تخلیق پر شاعر اپنی نفسیاتی واردات اور اپنے ماحول کے پیشِ نظر کرتا ہے اس لئے کسی شاعر کے کلام میں استعمال ہونے والی علامتوں کو سمجھنے کے لئے شاعر کی ذات کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے متعدد مشہور شعراء کے کلام میں استعمال ہونے والی علامتوں کا تجزیہ کر کے اپنے مطلب کو اور زیادہ واضح بنا دیا۔ آپ نے کہا کہ جدید شاعری پر ابہام کا جو الزام وارد کیا جاتا ہے وہ بھی محض اسلئے ہے کہ شعر پڑھنے والے ان علامتوں کے پس منظر کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اگر ہم شاعر کی تخلیق کردہ علامتوں کے بارہ میں ذرا سی کاوش سے کام لیں تو جدید شاعری کو سمجھنا بڑا آسان ہو جاتا ہے اور اس طرح ہم دورِ حاضر کے جدید تر ادبی نظریات کو بڑی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

مقالہ پیش ہونے کے بعد خاصی دیر سوال و جواب اور بحث کا سلسلہ جاری رہا جس میں صاحب مقالہ کے علاوہ مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویرؔ، مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی، مکرم پروفیسر نصیر احمد خان، مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب، مکرم پروفیسر مولوی محمد دین صاحب اور زرتشت منیر احمد نے حصہ لیا۔

آخر میں صاحب صدر نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بحث کی روشنی میں جدید شاعری کے بعض پہلوؤں کو مزید واضح کیا۔ آپ نے جناب پرویز پروازی کے نظریات سے بنیادی طور پر اتفاق کرتے ہوئے ان کی کامیاب کوشش کو سراہا۔ آپ نے فرمایا صاحب مقالہ نے جدید شاعری اور اس کے مختلف پہلوؤں کا بڑی گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے اور وہ ان کا تجزیہ کرنے میں بہت صحیح نتائج پر پہنچے ہیں۔

تربیتی کلاس (بقیہ صفحہ اول)

لیں کہ ایک ایک لمحہ جو آپ یہاں گزار رہے ہیں بہت قیمتی ہے تو پھر آپ اس مختصر سے قیام میں بھی بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں اور آئندہ بھی اس پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں کو سنوار سکتے ہیں اور اس طرح قوم و ملک اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بن سکتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اس طرح اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ تربیتی کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔

اصل تربیتی کلاس میں مغربی پاکستان کی مختلف مجالس کے ۸۳ خدام شرکت کر رہے ہیں ان میں سے مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے خدام کی تعداد ۲۵ ہے باقی ۵۸ خدام لاہور، راولپنڈی، ملتان سیالکوٹ، گوجرانوالہ، گجرات، میانوالی، جہلم سرگودہا، لائلپور اور حیدرآباد کی شہری اور دیہی مجالس خدام الاحمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

ہر قسم کا ... لے خطر ڈالئے

اگر آپ ...
ہے تو جانوروں ...
ڈالئے اس ...
کے علاوہ اس ...
بھی ہو جاتی ہے ...
جانور ...
اشتہار ... طلب ...
قیمت فی پیکٹ ...

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے ـ راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں (مع لیبر و میٹریل) کے لئے نرخوں کے نظر ثانی شدہ شیڈول (۱۹۵۸ء) پر مبنی سربمہر ٹنڈرز ۲۶ رمئی ۱۹۶۲ء کے بارہ بجے دوپہر تک وصول کئے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل
زون ورکس ۱۹۶۲ــ۶۳ء نوشہرہ سب ڈویژن (ا) ٹیکسلا (ماسوا) تا کیمبلپور (بشمول) (ب) بسال (ماسوا) تا کیمبلپور (بشمول) تا نوشہرہ (ماسوا) (ج) نوشہرہ (ماسوا) تا جمرود (بشمول) (د) نوشہرہ (بشمول) تا درگئی (بشمول) اور مردان تا چارسدہ (بشمول)	-/۹۰۰۰ ہر زون کے لئے	-/۲۰۰۰ ہر زون کے لئے	۳۰ رجون ۱۹۶۳ء

۲۔ مقررہ فارم پر موصول شدہ ٹنڈر درج بالا تاریخ کو دن کے سوا بارہ بجے برسرعام کھولے جائیں گے

۳۔ ایسے ٹھیکیداران جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں وہ ٹنڈر کھولے جانے کی مقررہ تاریخ سے قبل ہی اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس درج کرا لیں۔

۴۔ ٹنڈر کی دستاویزات مشتمل بر ٹنڈر فارم ٹھیکہ کی خصوصی شرائط (باب الف اور ب) ٹنڈر کی ہدایات اور توضیحات کی کو الف وغیرہ زیر دستخطی سے مبلغ پانچ روپے (ناقابل واپسی) کی ادائیگی پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔ ٹنڈر کی خصوصی شرائط پر ٹھیکیدار کو اپنے دستخط ثبت کرنے ہوں گے جس سے معلوم ہو سکے کہ انہیں وہ شرائط قبول ہیں۔

۵۔ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے قبل ہی جمع کرایا جانا ضروری ہے جس کے بغیر کسی ٹنڈر پر غور نہیں ہو گا۔

۶۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ کے یا کسی بھی ٹنڈر کی قبولیت کی پابند نہیں نیز اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ کوئی بھی ٹنڈر خواہ کلی طور پر قبول کرے یا جزوی طور پر۔

۷۔ شیڈول ریٹ سے زائد یا کم تین علیحدہ علیحدہ نرخ درج کئے جائیں۔ یعنی
(ا) مٹی کے کام کے لئے (ب) صرف لیبر کے لئے (ج) لیبر اور میٹریل کے لئے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی)